سوال

(21) خلیفۂ برحق کی علامات وشناخت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل ایک ایسے گروہ نے جنم لیا ہے جواپنے ہاں ایک خود ساختہ خلیفہ سے بیعت کرنے کی دعوت دیتے ہیں ۔آپ سے استدعا ہے کہ خلیفہ برحق کی علامتیں اور شناخت سے آگاہ فرمائیں، نیز بتائیں کہ اس کا تعین کیونکر ممکن ہوسکتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعی خلیفہ کےلئے مندرجہ ذیل علامتوں کا ہونا ضروری ہے :

1۔ وہ قریشی ہو بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ اقامت دین کےلئے سرگرم عمل ہو۔

2۔ جسمانی اور علمی طور پر انتہائی مضبوط ہو۔

3۔ اللہ تعالیٰ کی حدود کو عملاً نافذ کرنے کی اپنے اندر ہمت رکھتا ہو۔

4۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے میں بااختیار ہو۔

5۔ امت مسلمہ نے اسےاپنے ہاں شرف قبولیت سے نوازا ہو،یعنی وہ خود ساختہ نہ ہو۔

ایسا نہیں کہ کسی غیر ملک میں بیٹھ کروہ سیاسی پناہ لے لے اوروہاں اپنی خلافت کا دعویٰ کردے اوراپنے قریشی ہونے کا اعلان کرکے دیگر ممالک میں حصول بیعت کےلئےاپنے نمائندگان مقرر کردے تاکہ بغاوت کی فضا سازگار کی جائے اوراس کے مقرر کردہ نمائندے شہر اور دیہاتوں میں پھیل جائیں اورخود ساختہ خلیفہ کی بیعت لیتے پھریں ۔ہمارے نزدیک یہ کھلی بغاوت ہے جس کی شریعت ہمیں اجازت نہیں دیتی ۔حکومت وقت کوچاہیے کہ وہ ایسے لوگوں کا سختی سے نوٹس لے ،ایسا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہج اور طریقہ کار کے خلاف ہے ۔پرفتن حالات میں زندگی بسر کرنے کےلئے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے راہنمائی ملتی ہے ،چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’ایسے حالات میں مسلمانوں کی جماعت اوران کے امام سے چمٹے رہنا چاہیے ۔‘‘ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مسلمانوں کی جماعت اوران کا امام نہ ہو توکیا کیا جائے ؟ آپ نے فرمایا : ’’ایسے حالات میں تمام فرقوں سے الگ رہنا ،خواہ تمہیں جنگل میں درختوں کی جڑیں چبا کرہی گزراوقات کرنا پڑے تاآنکہ

تمہیں اسی حالت میں موت آجائے۔ ''[صحیح بخاری، کتاب الفتن، حدیث نمبر: ۷۰۸۴]

حدیث میں ہے کہ جب عبداللہ بن زیاد اور مروان بن حکم نے شام میں 'حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں اور خوارج نے بصرہ میں اپنی اپنی حکومتوں کا اعلان کیا تو ابوالمنہال اپنے باپ کے ہمراہ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، میرے باپ نے ان سے عرض کیا:

اے ابوبرزہ رضی اللہ عنہ! آپ نہیں دیکھتے کہ لوگ کس قسم کے اختلاف میں الجھے ہوئے ہیں، ایسے حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

آپ نے فرمایا: میں قریش کے لوگوں سے ناراض ہوں اور میری ناراضی اللہ کی رضا کے لئے اور مجھے اس ناراضی سے اجر ملنے کی امید ہے۔

عرب کے لوگو! تم جانتے ہو تمہارا پہلے کیا حال تھا، تم سب گمراہی میں گرفتار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دین اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے ذریعے اس بری حالت سے نجات دی، پھر تم مقام عزت پر فائز ہوگئے۔ آج تمہیں اس دنیا نے خراب کردیا ہے یہ سب بزعم خویش خلفائے دنیا کے لئے آپس میں دست وگریبان ہیں اور ایک دوسرے سے قتال کررہے ہیں۔ [صحیح بخاری، الفتن: ۷۱۱۲]

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آج ہمیں کتاب وسنت کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہیے۔ جب کبھی حالات سازگار ہوجائیں کہ کتاب وسنت کے علمبردار باہمی اتحاد واتفاق سے کسی بااختیار خلیفہ پر متفق ہوجائیں تو اس کی بیعت کے لئے تحریک چلانا مناسب اور باعث اجر وثواب ہے۔ لیکن کسی خودساختہ خلیفہ کے متعلق ہمیں کوئی علم نہیں اور نہ ہی کسی نے اسے دیکھا ہے، اس کی خلافت کے لئے بیعت لینا، فضا سازگار کرنا، تحریک چلانا اور حکومتِ وقت کے خلاف ایک کھلی بغاوت ہے جس کی شریعت ہمیں اجازت نہیں دیتی۔ [واللہ اعلم بالصواب]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2، صفحہ: 64